

غفلت

12-March-2020



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

بیان: 11

ہر مجاہد بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا نُورَ اللَّهِ

دُرُودِ پَاک کی فضیلت

سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جو مجھ پر جمعہ کے دن اور رات میں سو (100) مرتبہ دُرُودِ پَاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو (100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا، جو اس دُرُودِ پَاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے بعد ویسا ہی ہوگا، جیسا میری حیات میں ہے۔⁽¹⁾

تُو زنده ہے واللہ تُو زنده ہے واللہ

مِرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! حُصولِ ثواب کی خاطر بیانِ سننے سے پہلے اُنچھی

اچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ”نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ“ مُسْلِمَانِ كِي نِيَّتِ اُس كے عَمَل سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیانِ سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکے گا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سب سے صراحت کر دوں گی کہ دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ، اذْكُرُوهُ اللهُ، تُؤْتُوا اِلَى اللهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صد اگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے خیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلُّوا عَلَي مُحَمَّد

دُنیا سے بے پروا کر دیا

حضرت عامر بن رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صحابی رسول تھے، جائیداد، مال و دولت اور عطیات و جاگیروں سے دُور رہنے والے تھے، غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ انہوں

... 2 معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۳۲

نے بڑی عزت و کرامت کے ساتھ زندگی بسر کی اور سلامتی کے ساتھ اپنے رب کریم سے جا ملے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک عربی اُن کے پاس آیا تو انہوں نے اس کا اکرام کیا اور اسے بہترین جگہ ٹھہرایا۔ پھر اس کی ضروریات کے مُتعلّق رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی۔ پھر ایک اور شخص نے ان کے پاس آکر کہا: میں نے حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرب کی بہترین زمین سے ایک حصّہ پیش کیا ہے اور ایسی ہی زمین کا ایک ٹکڑا آپ کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کو کام آئے۔ حضرت عامر بن ربیعہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے فرمایا: مجھے تیری زمین کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آج قرآن مجید کی ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دُنیا سے غافل و بے پروا کر دیا ہے (وہ یہ ہے):

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ تَرَجَبَةٌ كُنُزُ الْاِيْمَانِ: لوگوں کا حساب نزدیک مَعْرُضُونَ ﴿١﴾ (پ ۱، الانبیاء: ۱) اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں (۱)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی! بسنو! صحابی رسول، حضرت عامر بن ربیعہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کی اس حکایت میں ہمارے لئے درس ہی درس ہے۔ پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ جناب عامر بن ربیعہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صحابی ہیں، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حُرِّيْت یافتہ ہیں، آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت میں رہنے والے ہیں، کاشانہ نبوت ان کا

مکتب ہے، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ نفس پر اعتماد کرتے اور بلا تکلف زمین قبول فرما لیتے، لیکن آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے وہ زمین کا ٹکڑا اس وجہ سے قبول نہ فرمایا کہ کہیں اس کی دیکھ بھال میں مصروف ہو کر میں بھی غفلت میں نہ پڑ جاؤں۔ کہیں اس کی مصروفیت مجھے یادِ آخرت سے غافل نہ کر دے، کہیں اس میں مشغولیت مجھے علمِ دین سے دُور نہ کر دے، بس اسی وجہ سے وہ اس زمین سے دست بردار ہو گئے۔ یہاں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ حضرت عامر بن رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صحابی ہونے کے باوجود ہر اس کام سے دُور رہنا چاہتے ہیں جس میں مصروفیت کی وجہ سے وہ آخرت سے غافل ہو جائیں تو ہم جو غفلت میں مبتلا ہیں بلکہ غفلت میں غرق ہو چکی ہیں، غفلت میں ڈوبی ہوئی ہیں، ہمیں ایسے کاموں سے بچنے کی کتنی ضرورت ہے جو ہمیں آخرت سے غافل کرنے والے ہوں۔

غفلت کی تعریف

غفلت کہتے کسے ہیں، آئیے سنتی ہیں: چنانچہ مکتبۃ المدینہ کی کتاب باطنی بیماریوں کی معلومات کے صفحہ نمبر 179 پر ہے: غفلت سے مراد وہ بھول ہے جو انسان پر احتیاط کی کمی کے باعث طاری ہوتی ہے۔⁽¹⁾ فرائض، واجبات اور سنتِ مؤکدہ کی ادائیگی میں غفلت ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہذا ہر اسلامی بہن کو اس سے بچنا لازم ہے۔

غفلت کے نقصانات

غفلت انسان کو بہت سے نقصانات سے دوچار کرتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے

1... باطنی بیماریوں کی معلومات، ص 129

ہے جو انسان کو آخرت بھلا دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو دنیا میں غرق کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو قبر کی تیاری بھلا دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو موت سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو میدانِ محشر کے ہولناک مراحل بھلا دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو حساب کتاب کی سختی سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو دین پر عمل سے دُور کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو شریعت کی پیروی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو اچھے بُرے کی تمیز سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کی نظروں میں غلط اور صحیح کا فرق مٹا دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کی نظروں میں صرف دُنیا ہی کو سب کچھ دکھاتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو منافع کے بجائے نقصان کے سودے کر داتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو فرض نماز کی ادائیگی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو واجبات پورا کرنے سے روک دیتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو سنتوں پر عمل میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ ☆ غفلت ہی وہ شے ہے جو انسان کو اس کے مقصدِ حقیقی سے ہٹا کر اسے خسارے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ لہذا اس سے ضرور بالضرور ہوشیار رہنا چاہیے اور اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

غفلت سے بچنے کا قرآنی حکم

قرآن پاک میں بالکل واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسان غفلت میں مبتلا

نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ پارہ 9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 205 میں فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ﴿۲۰۵﴾ تَرْجِمَةٌ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اور غافلوں میں نہ ہونا۔

(پ ۹، الاعراف: ۲۰۵)

قرآن پاک میں ایک اور مقام پر غفلت سے دُور رہنے کی ترغیب کے ساتھ اس کے اسباب بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ کریم کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْهَكُمُ أَمْوَالُكُمْ تَرْجِمَةٌ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اے ایمان والو! تمہارے
وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے

(پ ۲۸، المنافقون: ۹) ذکر سے غافل نہ کرے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! اس آیت مُبارکہ کے تحت علامہ خازن رَحْمَةُ
اللَّهِ عَلَيْهِ اپنی تفسیر خازن میں لکھتے ہیں: اس آیت مُبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی
جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذکر
سے غافل نہ کر دے جیسا کہ انہوں نے منافقوں کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیا۔^(۱)

غفلت کی حقیقت

پساری پساری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ پاک کی
نعمت ہے، اس میں شک نہیں کہ رزقِ حلال بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، اس میں بھی
شک نہیں کہ عالیشان اور عمدہ مکان، دیگر آسائشیں اور جائز سہولیات سب اللہ پاک
کی نعمتیں ہیں، جبکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اولاد کی تربیت کرنا کارِ ثواب ہے۔ لیکن

۱۔۔۔ تفسیر خازن، پ ۲۸، المنافقون، تحت الآیة: ۹، ۲/۲۹۳

اس طرح سے ان چیزوں میں لگن ہو جانا کہ آخرت تک یاد نہ رہے، اس طرح سے اولاد کو اہمیت دینا کہ ان کی خاطر فرائض و واجبات ترک ہونے لگیں، اس طرح سے آسائشیں جمع کرنے میں لگ جانا کہ ان میں مشغولیت دین اور شریعت سے دُور کر دے، اس طرح سے دُنیا بنانے کی فکر میں مبتلا ہو جانا کہ اسلامی احکامات کی پروا نہ کی جائے، دُھن کی دُھن میں ایسی مصروفیت کہ موت اور اس کے بعد کے احوال کی یاد نہ آئے اسی کو غفلت کہتے ہیں۔ یہی غفلت کہلاتی ہے۔

ہم دُنیا میں کیوں آئیں؟

یاد رکھئے! ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ پیسے پر پیسہ رکھیں اور نوٹ پر نوٹ جوڑیں بلکہ دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ حلال مال میں سے اللہ کی راہ میں خوب خرچ کریں، ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ دُنیا کے معاملات سیکھیں اور دُنیا کے لیے تگ و دو کرتی کرتی موت کی دہلیز تک پہنچ جائیں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ دین سیکھیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں سیکھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی زندگی گل و گلزار بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم دلایں اور انہیں مغربی تہذیب کا ولد ادہ بنائیں بلکہ اولاد کی نعمت اللہ پاک نے اس لیے دی ہے کہ اس کی بہترین اسلامی تَرْبِیَّت کر کے اسے مُعَاشِرے کا ایک بہترین فرد بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بینک بیلنس میں اضافہ کریں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ اپنی نیکیوں والے اعمال نامے میں اضافہ کریں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ غفلت میں مبتلا ہو کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جائیں بلکہ دُنیا میں

ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ غفلت سے بچ کر صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے رسول، رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے کاموں میں زندگی بسر کریں۔

موت آئے گی اچانک یاد رکھ!

پساری پساری اسلامی بہنو! ابھی وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، ابھی سے دین پر عمل کی تگ و دو میں لگ جائیے، یاد رکھئے! ہم نہیں جانتیں کہ ہماری موت کب آئے گی، ہم نہیں جانتیں کہ ہماری یہ چلتی سانسوں کی مالال کب بکھر جائے گی، یہ مت سوچئے کہ صرف بوڑھے مرتے ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو میں جوان ہوں تھوڑی بڑی ہوں گی تو دین پر عمل کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی تو زندگی کے کئی دن باقی ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو مہینے مستی کے دن ہیں، بعد میں نماز روزے کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی سے میں ان کاموں میں کیوں پڑوں ابھی تو موت بہت دُور ہے۔ یاد رکھئے! موت کی کوئی ضمانت نہیں، آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گیا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری شب ہوگی، ہمیں کچھ پتہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فلاں بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، اسے بظاہر کوئی مَرَض بھی نہ تھا، لیکن اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اتر گئی، فلاں تندرست تھی اچانک حادثہ ہوا اور وہ موت کے منہ میں چلی گئی۔

بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، اس کے روشن مستقبل سے متعلق ماں باپ کے سہانے سنے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
 ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
 جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
 صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلِّ اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

موذی امراض کی تباہ کاریاں

پساری پساری اسلامی! بسنو! ابھی ہم نے اچانک موت آنے کے دو واقعات سنے ہیں، آج کل موذی امراض چلتے پھرتے انسانوں کو جس تیزی سے موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں اس میں بھی ہمارے لیے عبرت کا سامان ہے، اور جدید سائنس کی تمام تر کوششوں کے باوجود موذی امراض سے ہونے والی اموات میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے، دُنیا بھر کے ممالک ان امراض کی لپیٹ میں ہیں، آئیے! ان جان لیوا بیماریوں میں مرنے والوں کی تعداد اور ان کی تباہ کاریاں ملاحظہ کیجئے، تاکہ ہماری غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور ہم اپنی موت سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرنے والی بن جائیں۔ چنانچہ

ہیپاٹائٹس کی تباہ کاریاں

ان موذی امراض میں سے ایک ہیپاٹائٹس ہے، یہ ایک ایسی بیماری ہے جو جگر کو

اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان کو موت کے منہ کی طرف دھکیلانا شروع کر دیتی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں ہونے والی اموات کی آٹھویں سب سے بڑی وجہ پیپائٹس ہے۔ اس بیماری کے باعث سالانہ تقریباً 1.4 ملین یعنی تقریباً 14 لاکھ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی ایک رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں پیپائٹس کے پینتیس کروڑ مریض تھے ان مریضوں میں ڈیڑھ کروڑ پاکستانی بھی شامل تھے۔

کینسر کی تباہ کاریاں

ان موذی امراض میں سے ایک کینسر بھی ہے۔ اسے اپنی تباہ کاری کی وجہ سے ”خاموش موت“ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کو بڑی خاموشی اور تیزی سے موت کے منہ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک سال میں ایک کروڑ افراد کینسر کی وجہ سے جان کی بازی ہار گئے۔ ایک جائزے کے مطابق سال 2017 میں کینسر موت کی دوسری سب سے بڑی وجہ تھی۔ اُس وقت دُنیا میں ایک تہائی اموات کینسر سے ہوئیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق 21 ویں صدی میں اموات کی سب سے بڑی وجہ کینسر ہو سکتی ہے۔ 2018 میں کینسر سے ہونے والی اموات میں ایشیا پہلے نمبر پر ہے۔

ٹی بی کی تباہ کاریاں

ان موذی امراض میں سے ایک ٹی بی بھی ہے۔ اس کو اگرچہ خطرناک نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ بھی ایسی بیماری ہے جو موت کا شکار بنا سکتی ہے۔ صرف ہمارے ملک

پاکستان میں 9 لاکھ سے زائد افراد ٹی بی کا شکار ہیں اور دنیا بھر میں ہونے والی اموات میں سے 5 فیصد اموات کی وجہ ٹی بی ہوتی ہے۔

ہارٹ اٹیک کی تباہ کاریاں

ان جان لیوا امراض میں سے ایک ہارٹ اٹیک بھی ہے، پاکستان میں ہونے والی اموات میں سے 35 فیصد سے زائد کی وجہ ہارٹ اٹیک ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں سالانہ ایک کروڑ 70 لاکھ افراد عارضہ قلب میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

بلڈ پریشر کی تباہ کاریاں

ان مُوڈی بیماریوں میں سے ایک ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) بھی ہے۔ ایک وقت تھا جب یہ مرض صرف زیادہ عمر کے افراد تک محدود تھا مگر اب یہ مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ اب 6 سال کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہے۔ اسے خاموش قاتل (Silent Killer) بھی کہا جاتا ہے۔ 30 سے 40 سال کی عمر میں ہونے والی اموات کی ایک بڑی وجہ ہائی بلڈ پریشر بھی ہے۔

دمہ کی تباہ کاریاں

ان بیماریوں میں سے ایک دمہ بھی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں 7 فی صد آبادی اس مرض میں مبتلا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً 23 کروڑ افراد دمہ کے مریض ہیں اور تقریباً اڑھائی لاکھ انسان اس مرض سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

روڈ ایکسیڈنٹ کی تباہ کاریاں

روڈ ایکسیڈنٹ بھی دُنیا میں موت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ صرف شہر کراچی میں سالانہ 26 ہزار چھوٹے بڑے حادثات رپورٹ ہوتے ہیں۔ اور جو رپورٹ نہیں ہوتے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ سال 2012 میں روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہلاکتوں کی کل تعداد 10 لاکھ 20 ہزار تھی اور سال 2016 میں یہ تعداد بڑھ کر 13 لاکھ 35 ہزار تک پہنچ گئی۔ رواں برس مزید 15 ہزار کا اضافہ ہو کر یہ تعداد ساڑھے 13 لاکھ ہو گئی، جبکہ زخمیوں کی تعداد 5 کروڑ سے زائد ہے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! ان موذی امراض سے ہونے والی تباہ کاریوں کے اعداد و شمار ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ ان میں سے بعض امراض تو ایسے ہیں جو جب تک اپنی آخری اسٹیج تک نہیں پہنچتے مریض کو پتہ ہی نہیں چلتا، اور اس وقت سوائے ندامت، افسوس، بے بسی، بے کسی اور ڈاکٹروں کی تسلیوں اور گھر والوں کی حسرت بھری نگاہوں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ آئیے! ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ پاک ہمیں ان تمام موذی امراض سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما، ہماری غفلت کے پردوں کو بھی چاک فرما اور ہمیں جلد از جلد نیک بننے کی توفیق عطا فرما۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَكْمَلِیْنِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى اللهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ!

نیک کام اور ہماری غفلتیں

پساری پساری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی کا

ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر لمحہ ہمارے لیے اللہ پاک کی طرف سے نعمت بھی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ لہذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فانی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سونے (Gold) اور جو اہرات سے زیادہ قیمتی لُحَّات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ پر ہیز گاری اپنائیے، اپنے شب و روز فُضُولیات اور دُنوی عیش کو شیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا لُحْم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے ان سے رُکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔ ہمیں بہت سے ایسے کاموں کا حکم دیا گیا ہے جو ہماری دنیا و آخرت کے لیے بہترین سرمایہ ثابت ہو سکتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری سستیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔ آئیے! چند ایک ایسے کام سنتی ہیں۔

نماز کے فائدے اور ہماری غفلتیں

ہمیں قرآن و احادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتے حالانکہ نماز حقوقِ اللہ میں سے انتہائی اہم فریضہ ہے اور دین کے بنیادی کاموں میں سے ایک نماز ہے۔ پانچ ارکانِ اسلام میں ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض نماز ہی ہے۔ آئیے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فیضانِ نماز سے نماز کے 25 فضائل سنتی ہیں،

نماز کے 25 فضائل

☆ نماز اللہ پاک کی خوش نودی کا سبب ہے ⁽¹⁾ ☆ نماز بیٹھے مصطفیٰ، مکی مدنی

... تثنیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۰

آقا صَدَّقَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (۱) ☆ نماز انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامہ کی سنت ہے ☆ نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے (۲) ☆ نماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے (۳) ☆ نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے ☆ نماز پُل صراط کے لیے آسانی ہے (۴) ☆ نماز نور ہے (۵) ☆ نماز جنت کی کنجی ہے (۶) ☆ نماز جہنم کے عذاب سے بچاتی ہے ☆ نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے ☆ اللہ پاک بروز قیامت نمازی سے راضی ہوگا ☆ نماز دین کا ستون ہے (۷) ☆ نماز سے گناہ مُعَاف ہوتے ہیں (۸) ☆ نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے ☆ نماز بیماریوں سے بچاتی ہے ☆ نماز سے بدن کو راحت ملتی ہے ☆ نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے ☆ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے ☆ نماز شیطان کو ناپسند ہے ☆ نماز قبر کے اندھیرے میں تہائی کی ساتھی ہے ☆ نماز نیکیوں کے پلڑے کو زنی بنا دیتی ہے (۹) ☆ نماز مومن کی معراج ہے (۱۰) ☆ نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے (۱) ☆ نمازی کے لیے سب

- 1... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، ۲۸۰/۵، حدیث: ۸۸۸۸ ماخوذاً
- 2... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذاً
- 3... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعده، الباب السابع فی حقیقت الموت۔ الخ، ۲۵۹/۵ ملخصاً
- 4... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱
- 5... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۳
- 6... مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۱۰۳/۵، حدیث: ۱۳۶۶۸
- 7... شعب الایمان، باب فی الصلوات، ۳۹/۳، حدیث: ۲۸۰۷
- 8... معجم کبیر، ۲۵۰/۶، حدیث: ۶۱۲۵ ماخوذاً
- 9... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذاً
- 10... مرآة المناجیح، ۶۲/۳

سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔
 پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! نماز کے کتنے فائدے ہیں۔ اس
 لیے ہمیں چاہیے کہ پانچوں نمازیں ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کیا کریں۔ اللہ
 پاک ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ اور ہماری غفلتیں

شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک
 مرتبہ اپنے مال میں سے صرف اڑھائی فیصد زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے ہم صرف مال جمع
 کرنے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال
 میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن و سکون ہوتا ہے، زکوٰۃ دینے والی
 پر رحمتِ الہی کی چھماچھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں
 جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے گا تو بے شک
 اللہ پاک اس سے اس کے مال کے شر کو دُور کر دے گا۔⁽²⁾

تقویٰ اور ہماری غفلتیں

شریعت ہمیں تقویٰ اور پرہیزگاری اپنانے کا حکم دیتی ہے، افسوس! کہ ہم اس بہترین
 حاصلت سے محروم ہیں، جب کسی کے سینے میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی شمع روشن ہو جاتی
 ہے تو اگرچہ وہ کوئی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو اس کے توارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، جس

1... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱

2... معجم اوسط، ۱/۳۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

خوش نصیب کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہو جائے نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (یعنی پرہیزگاری) ہے۔^(۱)

فرض حج اور ہماری غفلتیں

شریعتِ مطہرہ نے ہمیں استطاعت ہونے پر پوری زندگی میں صرف ایک فرض حج کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن افسوس بہت سی اسلامی بہنیں کثیر مال و دولت رکھنے اور حج کی شرائط مکمل ہونے کے باوجود فرض حج کرنے سے محروم رہتی ہیں اور یوں بہانے بناتی نظر آتی ہیں کہ ابھی تو بچوں کی شادی کرنی ہے، ابھی تو مکان بھی بنوانا ہے ان سب معاملات سے فارغ ہو کر آرام سے حج بھی کر لیں گی۔ حالانکہ حج فرض ہونے پر بغیر عذرِ شرعی اس میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ جو اسلامی بہنیں بلا وجہ حج کرنے میں سستی کرتی رہتی ہیں انہیں چاہیے اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ رسولِ کریم، نبیِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو شخص (استطاعت ہونے کے باوجود) فرض حج نہ کرے اور مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔^(۲)

سنّتوں بھرے کام اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعت کے تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہم سنّتوں کے

۱... معجم اوسط، ۹۲/۳، حدیث: ۳۹۶۰

۲... المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی الرجل یموت ولم یحج ۱۰۰ الخ، ۸/۴۵۷، حدیث:

مطابق زندگی بسر کرنے والی بنیں۔ ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، دیکھنا، سنا، بولنا، کھانا، پینا، پہننا، سونا، جاگنا، گھر بسانا، اندازِ معاشرت، نظامِ تربیت، تعلیم و تعلم، رہن سہن، چال چلن، عادات اطوارِ انْغْرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو۔ ہم گفتگو کریں تو سنّت کے مطابق، بیٹھیں تو سنّت کے مطابق، چلیں تو سنّت کے مطابق، دیکھیں تو سنّت کے مطابق، ملاقات کریں تو سنّت کے مطابق، کھائیں تو سنّت کے مطابق، کچھ پیئیں تو سنّت کے مطابق، ہم سوئیں تو سنّت کے مطابق، عبادت کریں تو سنّت کے مطابق، پہنیں تو سنّت کے مطابق، پڑھیں تو وہی علم جو ہمیں سنّت کے قریب کر دے، انْغْرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو مگر افسوس کہ ہم سنّتوں سے بہت دُور ہیں۔ جدید تہذیب نے ہمیں کئی سنّتوں پر عمل سے غافل کر دیا ہے، حالانکہ ایک مسلمان کو سنّتوں پر عمل کا شیدائی ہونا چاہیے۔ تاجدارِ انبیا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔⁽¹⁾

حُوقُّ العباد اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعتِ مطہرہ ہمیں حُوقُّ العباد ادا کرنے کی تاکید کرتی ہے۔ مگر افسوس اس سے بھی ایک تعداد ہے جو غافل نظر آتی ہے۔ حُوقُّ العباد سے غفلت برتنے کا ہی نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بد امنی و بے چینی عام ہے، بے سکونی کی فضا نے چین کی نیند سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ آج ایک تعداد ہے

1... مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

جو اپنے تو تمام تر حقوق چاہتی ہے لیکن دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے گریز کرتی نظر آتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بے چینی اور بد امنی کی فضا قائم ہوتی جا رہی ہے۔ دوسروں کے حقوق دبانے والیاں عبرت حاصل کریں کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رَضِيَ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کر دے۔^(۱)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّدٍ

ہماری غفلتیں اور ہمارے اسلاف

پساری پساری اسلامی بہنو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے، فکرِ آخرت پیدا کیجئے، اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ ذرا سوچیں تو سہی کہ اگر ہم یونہی دُنیا کی رونقوں میں مست رہیں، مال و دولت اور جائیداد کو سنبھلاتی رہیں اور یومِ حساب کو بھول کر دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھتی رہیں اور ایسے میں خدا نخواستہ کسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری میں مبتلا ہو کر، یا کسی حادثے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر گئیں تو پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ افسوس! صد افسوس! آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کچھ نہ کر کے بھی، غفلت میں مبتلا ہو کر بھی اس بات پر آس لگائی ہوئی ہیں کہ آخرت کے معاملات میں اللہ پاک فضل فرمائے گا، جو ہو گا دیکھا جائے گا، وغیرہ جبکہ اگر ہم اپنے اسلاف کو دیکھیں تو ان کا یہ معمول تھا کہ وہ غفلت میں مبتلا نہیں ہوتے

1... تنبیہ المغترین، الباب الاول، خوفهم مما للعباد عليهم، ص ۵۸

تھے، وہ اپنی آخرت کو بھولتے نہیں تھے، نمازیں چھوڑنا تو دور کی بات ہے وہ حضرات مستحبات تک کی پابندی کرتے تھے، حرام میں پڑنا تو دور کی بات ہے وہ حضرات شبہ والی چیزوں سے بچتے تھے، وہ دُنیا کی زندگی کو حقیقتاً آخرت کی کھیتی سمجھتے بھی تھے اور اس کھیتی میں آخرت کے لیے آبیاری بھی کرتے تھے، وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے مالک و مولیٰ کو یاد کرتے تھے، دن ہو یارات ہر وقت ربِّ کریم کی یاد میں ڈوبے رہتے تھے، لیکن ان تمام کیفیات کے باوجود وہ یہی سمجھتے کہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی، ہم نے زندگی کے مقصد کو نہ پایا، ہم دُنیا کی محبت میں مبتلا رہے، ہم نے کچھ بھی نہ کیا۔

یعنی ہمارا حال یہ ہے کہ ہم غفلت میں زندگی گزار کر بھی یہ سمجھتی ہیں کہ بہت اچھی اور کامیاب زندگی گزاری ہے جبکہ ہمارے اسلاف کامیاب اور عبادتوں بھری زندگی گزار کر بھی سمجھتے کہ ہم نے غفلت کی زندگی بسر کی ہے۔ آئیے! اسی خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کے لیے اس بارے میں بزرگوں کی کچھ حکایتیں سنتی ہیں:

سجدہ تو کیا مگر غفلت سے

چنانچہ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: حضرت شیخ ابو علی وَتَقَاتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولیُّ اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے ارد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دُنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب

سجدے سے سر اٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔⁽¹⁾

میں کیسے خوش رہوں؟

انہی مُقَدَّس ہستیوں میں ایک حضرت عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی ہیں، یہ تابعین کرام میں سے ہیں، آپ دل جمعی کے ساتھ عبادت کرنے والے، اپنے نفس پر گریہ کرنے والے، امیدوں کے دھوکے سے بچنے والے اور آخرت کے سفر کے لیے تیزی سے زادِ راہ اکٹھا کرنے والے بزرگ تھے۔ مٹی اور پرہیزگار ہونے کے باوجود آپ فرماتے ہیں کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب و کتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیوں کر خوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے؟ میں دُنیا میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دُنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ اللہ پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔⁽²⁾

پساری پیاری اسلامی بہنو! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو نیکیوں میں زندگی گزارتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان کے نقش قدم پر چلیں، اور اپنی

1... مکاشفة القلوب، الباب السادس فی الغفلة، ص ۲۲

2... حلیۃ الاولیاء، عون بن عبد اللہ، ۲/۲۸۵، رقم: ۵۵۹۳ بتصرف

غفلت کا خاتمہ کریں۔ غفلت کو ختم کرنے کے لیے چند کام بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ دُنیا کی مَحَبَّت کو دل سے نکالیں۔ جب تک دُنیا کی مَحَبَّت دل میں رہے گی غفلت کی چادر تنی رہے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے جو دُنیا کی مَحَبَّت سے دُور ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اسلامی کا مدنی ماحول جہاں غفلتوں کا خاتمہ کرنے کا سبب بنتا ہے وہیں دُنیا کی مَحَبَّت کو بھی دلوں سے ختم کر کے دین کی مَحَبَّت، نماز روزے کی مَحَبَّت اور اللہ ورسول کی مَحَبَّت دل میں پیدا کرتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نکات

پساری پساری اسلامی بہنو! آئیے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کے رسالے ”قیامت کا امتحان“ سے پڑوسی کے چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔⁽¹⁾ (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ پاک کو ایذا دی۔⁽²⁾ ☆ ”نزہۃ القاری“ میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور

1... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۲۹، حدیث: ۱۹۵۱

2... الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترہیب من اذی الجار... الخ، ۳/۲۴۱، حدیث: ۱۳

معاملے سے سمجھتا ہے۔ (۱) ☆ امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: پڑوسی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔ ☆ اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆ اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پوچھ گچھ نہ کرے۔ ☆ وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔ ☆ خوشی کے موقع پر اُسے مبارک باد دے اور اُس کے ساتھ خوشی میں شرکت ظاہر کرے۔ ☆ اُس کی لغزشوں سے درگزر کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔ ☆ اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆ اگر وہ کسی حادثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆ جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ برتے۔ ☆ اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اہل خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔ ☆ اُسے جن دینی یا دنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔ (2)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب، بہارِ شریعت حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیہ کے دو رسالے ”101 مدنی پھول“ اور ”163 مدنی پھول“ ہدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

1... نزہۃ القاری، ۵/۵۶۸

2... احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة... الخ، باب فی حق المسلم والرحم... الخ، ۲/۲۶۷ ملخصاً